۱

تبصرے

سرکشیٔ ضلع بجنور: از سر سید احمد خاں۔ تقطیع متوسط، ضخامت ۳۱۰ صفحات، کتابت و طباعت بہتر، قیمت مجلد۔ چھ روپے۔ پتہ:۔ سلمان اکیڈمی ع۳ نیو کراچی ہاؤسنگ سوسائٹی، کراچی۔

سرسید جس طرح ایک عظیم مفکر، مصلح، اور رہنما تھے ایک بلند پایہ مؤرخ بھی تھے، انھوں نے قرونِ وسطیٰ کی متعدد فارسی تاریخوں کو اڈٹ کرکے چھاپا۔ اور خود بھی آثار الصنادید، اور اسبابِ بغاوتِ ہند جیسی معرکۃ الآرا کتابیں لکھیں، موخر الذکر کتاب ۱۸۵۷ء کی جنگِ آزادی سے متعلق ہے جس کے طوفان سے وہ خود گذرے تھے، اس سلسلہ میں انھوں نے "سرکشیٔ ضلع بجنور" کے نام سے بھی کتاب لکھی تھی، یہ کتاب نایاب تھی، پاکستان کے نامور مؤرخ ڈاکٹر سید معین الحق نے خوب کیا کہ اس کتاب کو اڈٹ کرکے شائع کردیا۔ ۵۷ء کے ہنگامہ کی نسبت سرسید کی رائے سب کو معلوم ہے کہ وہ اس کو جنگِ آزادی یا انقلاب نہیں بلکہ غدر کہتے تھے اور اسے فساد، نمک حرامی اور شورش وغیرہ کا نام دیتے تھے اور اسی بنا پر بہادر شاہ ظفر اور دوسرے مجاہدین کے لئے نہایت سخت اور نازیبا الفاظ استعمال کرتے تھے، اس میں کوئی شبہ نہیں کہ ان کی یہ رائے غلط در غلط تھی، لیکن جہاں تک واقعہ نگاری کا تعلق ہے سرسید اس کا پورا حق ادا کرتے تھے، چنانچہ ان کی یہ کتاب بھی واقعاتِ بجنور کی خصوصاً اور اولین جنگِ آزادی کی عموماً ایک بڑی اچھی تاریخ ہے اس میں متعدد واقعات و بیانات اور بعض دستاویزات ایسی ہیں جو کسی اور کتاب میں